www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منزلِ عشقِ حقیقی

از عرفہ سہیل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

"کیا ہوا بابا آپ جانتے ہیں ناں اس ایماء کا مطلب سچ سچ بتائیں کیا ہے یہ؟" فرقان صاحب کے اچانک بدلتے تاثرات وہ دیکھ چکی تھی۔

"کچھ نہیں بیٹا میں تو سوچ رہا تھا کہ کس نے بھیجا ہو گا یہ سب ہو سکتا ہے آپ کی کسی دوست نے بھیجا ہو دیکھو اس پر ایماء لکھا ہے کوئی آپ کو بلاتا ہے اس نام سے۔۔۔۔ میرا مطلب ہے کوئی دوست؟" انہوں نے جیسے جانچنا چاہا کہ جیسے پرانی چیزیں دیکھ کر اسے ان کے متعلق کچھ نہ کچھ یاد آجاتا ہے کیا یہ نام بھی اسے ماضی کے رشتوں کی یاد دلانے میں کامیاب ہوا ہے۔

"نہیں بابا میری ایک ہی دوست ہے حرا اور وہ ایسا کچھ نہیں کرتی لیکن پھر بھی میں اس سے پوچھ لوں گی۔" وہ ان کے جواب مطمئن نہیں ہوئی تھی لیکن اس وقت اس نے مزید کرید نامناسب نہ سمجھا اس لیے چپ سادھ لی وہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اٹھے اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔

کمرے میں جاتے ہی انہوں نے ایک پرانا البم نکالا اور تصویریں دیکھنے لگے یک دم ان کی نظر ایک پندرہ سالہ لڑکے کی تصویر پر پڑی انہوں نے شفقت سے اس تصویر پر ہاتھ پھیرا۔

"کالے گلاب۔۔۔ایماء۔۔۔ حریم کا پسندیدہ چاکلیٹ کیک۔۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا ہے کیا وہ زندہ ہے میں نے تو اس کے ملنے کی امید ہی چھوڑ دی تھی زندہ ہے تو کہاں ہے بارہ سالوں سے غائب کیوں ہے اور آج خود آنے کی بجائے یہ چیزیں بھیجنے کا کیا مطلب ہے کیا وہ ہمیں کوئی پیغام دینا چاہتا ہے؟"

کھوئے ہوئے رشتوں کے ملنے کی آس جتنی خوشی دیتی ہے اتنی تکلیف دہ بھی ہوتی ہی کہ کہیں وہ رشتہ دوبارہ کھو نہ جائے یا ملنے سے پہلے ہی ساتھ چھوٹ نہ جائے وقت جن زخموں پر مرہم رکھ چکا ہوتا ہے یہ آس ان کو ایک بار پھر ہرا کر دیتی ہے وہ یادیں جن کو روزمرہ کی زندگی میں مصروف ہو کر ہم دھندلا کر چکے ہوتے ہیں یہ آس ان یادوں کو تازہ کر کے اس بات کا مزید احساس دلاتی ہے کہ اب بھی وہ رشتہ نہ ملا یا دور ہو گیا تو ہم ایک بار پھر خالی ہاتھ رہ جائیں گے۔

اور آج ان سب باتوں کا فرقان صاحب کو شدت سے احساس ہو رہا تھا۔

رات کے ایک بجے وہ ساحل پر کھڑی تھی ٹھنڈی ہوا کے تھپیڑے اس کے منہ پر پڑ رہے تھے اور اس کے بال پیچھے کی طرف اڑ رہے تھے وہ سمندر کی طرف رخ کیے کھڑی تھی کہ اسے پتا ہی نہ چلا کب وہ نقاب پوش شخص اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا۔

"اب بولو گی بھی کیوں بلایا ہے یا ایسے ہی سمندر کو تکتی رہو گی؟"اس کی آواز پر نائلہ چونکی۔

"تم کب آئے؟"اس نے اپنے بال کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"بس ابھی۔۔۔یہ کیا تم نے اپنے بال کٹوا لیے؟"اور ساتھ ہی اپنا ہاتھ اس کے بالوں کی طرف بڑھایا جو اسی وقت نائلہ نے جھٹک دیا۔

"خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا تو۔۔"وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے بولی۔

"کیا ہوا ایسے کیوں ری ایکٹ کر رہی ہو؟"اس نے اس کی غصیلی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا ہوا اب یہ بھی میں بتاؤں کیا ہوا۔۔۔رکو ذرا ابھی بتاتی ہوں۔"ساتھ ہی فون پر وہ ویڈیو آن کر کے اس کے سامنے کی جس میں وہ رکشے والے کو اٹھا کر اس کے گھر پہنچا رہا تھا۔

وہ ویڈیو دیکھ کر وہ بنا کچھ کہے دوبارہ سمندر کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو گیا۔

"کیا ہوا اب چپ کیوں ہو بابا کے حکم میں رکاوٹ کی سزا جانتے ہو؟"وہ اس کے سامنے آ کے چلائی۔

"چلاؤمت نائلہ !!! تمہارا باپ اس عورت کے کہنے پر اس بے قصور کو سزا دے رہا تھا بے حس میں نہیں ہوں تمہارا باپ ہے جو کسی غیر عورت کے ساتھ رات کو شراب پیئے اور پھر اسی کے کہنے پر کسی کے ساتھ ایسا جانوروں والا رویہ رکھے۔۔" وہ اسی کے انداز میں چلایا۔

"نائلہ رونے کا ڈرامہ کرو اور اسے ایموشنل بلیک میل کرو۔" اسے کان میں لگے چھوٹے سے ایئر فون میں بلال کی آواز سنائی دی جو دور کھڑا دوربین کی مدد سے ان کو دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی نائلہ کے بالوں میں لگے کلپ جیسے مائیکروفون سے ان کو سن بھی سکتا تھا لیکن باپ کے بارے میں یہ سب سن کر اسے رونے کا ڈرامہ کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ جانتی تھی کہ اس کے باپ نے اس کی وجہ سے اس کی ماں کے گزر جانے کے بعد دوسری شادی نہیں کی لیکن وہ اپنی ماں کی زندگی میں بھی اور اس کے گزرنے کے بعد بھی اپنے باپ کی ان حرکتوں سے واقف تھی لیکن وہ چاہ کر بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اور ہاتھوں میں چہرہ چھپا کر رونے لگی اس کے دیکھ کر وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھا۔

"آئی ایم سوری غلطی میری ہے پلیز مجھے معاف کردو۔" وہ اس کے چہرے سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔

"تمہیں یہ ویڈیو کدھر سے ملی؟"اس نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے سوال کیا۔

"بلال سے۔۔وہ بابا کو دکھانے لے جا رہا تھا جب میں نے اسے روک لیا۔"بلال کا نام سنتے ہی اس کی رگیں تن گئیں۔

"وہ تو تمہارے بابا کا وفادار ہے ناں تو تم نے اسے کیسے روکا؟"اس نے کھڑے ہوتے ہوئے سوال کیا۔

"وہ۔۔۔میں نے پیسے دیے تھے اسے۔"وہ بھی اس کا ہاتھ پکڑ کر کھڑی ہوئی۔

"وہ بلال۔۔۔اس کی نیت مجھے ٹھیک نہیں لگتی ہر وقت تمہارے آگے پیچھے گھومتا رہتا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے بابا سے تمہاری اور اس کی شادی کی بات کریں اور وہ مان جائیں چمچا جو ہے ان کا۔۔۔"

اس کی بات پر نائلہ رکی اس کے دونوں ہاتھ تھام کر بولی۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا تم فکر نہ کرو میں صرف تم سے ہی شادی کروں گی بھروسہ رکھو مجھ پر۔۔۔۔۔۔تمہیں۔۔۔بھروسہ ہے ناں۔۔۔۔مجھ پر؟؟"اس نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔"یہ ایک لفظ کا جواب اسے اور بلال کو چونکانے کے لیے کافی تھا نائلہ نے کچھ

نہ کہا بس چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

"دیکھو نائلہ۔۔۔ بھروسہ اعتماد یہ سب کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ انسان کی پرائی اور یٹیز بدلتی رہتی ہیں انسان کسی بھی نئی اور بہتر چیز کو دیکھ کر اپنے وعدے بھول جاتا ہے۔۔۔ یہاں تک کہ تم کسی اور سے شادی کرنا چاہو تب بھی میں کچھ نہیں بول سکتا اعتماد اندھا ہوتا ہے لیکن میں دیکھ کر قدم اٹھانے والا شخص ہوں۔۔۔ ہر انسان کو حق ہے کہ اپنے لیے سوچے اور انسان خود پرست ہو کر ایسا کرتا بھی ہے جب بات اپنے مفاد کی آتی ہے تو لوگ رشتے تک بھول جاتے ہیں اور ہمارے درمیان تو آفیشلی کوئی رشتہ بھی نہیں ہے۔" کہتے ساتھ ہی اس نے کرب سے آنکھیں بند کیں کیوں کہ اس وقت وہ جس لڑکی کے ساتھ کھڑا اس سے محبت کا داوے دار تھا اس کا باپ وہ آہل کے ساتھ ساتھ اس کے ماں باپ اور بہن کا بھی قاتل تھا فرق صرف اتنا تھا کہ آہل آج تک اس حقیقت سے بے خبر تھا لیکن جب اس نے اس شخص کے ساتھ کام شروع کیا تو اس پر یہ حقیقت آشکار ہوئی لیکن تب تک بہت دیر ہو گئی تھی وہ نائلہ پر دل ہار چکا تھا اس لیے اس نے فیصلہ کیا کہ ماں باپ کے قاتل کو چھوڑ کر محبت کو چنا جائے وہ لوگ تو چلے گئے ساتھ اس کا اس کی محبت نے نبھانا تھا اب پوری عمر۔۔۔ اپنے مفاد کی خاطر وہ اپنے خاندان کے قاتل کے ساتھ رشتہ جوڑنے کو بھی تیار ہو گیا تھا۔

نائلہ بنا کچھ کہے اسے دیکھ رہی تھی اس نے آنکھیں کھولیں اور کہا۔

"چلو میں تمہیں گھر چھوڑ دوں۔"

"نہیں میں چلی جاؤں گی ویسے بھی کسی نے تمہارے ساتھ دیکھ لیا تو مسئلہ ہو جائے گا۔" اس نے مشکل سے مسکرا کر کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے میں چلتا ہوں۔۔" کہہ کر وہ گاڑی میں بیٹھ کر چلا گیا۔

کچھ دیر بعد بلال گاڑی لے کر آیا۔

"میں نے تم سے کہا تھا اس کی بے عزتی کرنا اور تم اس کی بکواس سنتی رہی اب تمہاری باتوں کی رکارڈنگ سن کر سر پچھ کہیں تو میرے پاس نہ آنا۔"

نائلہ دم سادھے اس شخص کو دیکھ رہی تھی وہ چاہتا تو اسے بابا کی ڈانٹ سے بچا بھی سکتا تھا وہ اس سے محبت کا داوے دار تھا لیکن اسے اس شخص کے ہاتھ پکڑنے سے بھی فرق نہیں پڑا اور ایک وہ شخص تھا جسے بلال کا اس کے آس پاس بھٹکنا بھی کھٹکتا تھا ایک وہ شخص تھا جو اس کی ہر پسند ناپسند کا خیال کرتا تھا اور ایک یہ تھا جس کی پسند کے مطابق اس نے اپنے جان سے عزیز بال کٹوا لیے تھے اور تعریف تو دور کی بات اس نے اب تک ان پر غور تک نہیں کیا تھا۔

اسکے اندر کہیں ایک آواز گونجی۔

"کہیں میں اپنے ساتھ ہی کچھ غلط تو نہیں کر رہی۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوائیوں کے اثر سے وہ دن بھر سوتا رہا تھا اس لیے اس وقت جاگ رہا تھا وہ اٹھا کمبل خود پر سے ہٹایا تو کمبل کے نیچے وہ تصویر پڑی ملی وہ ایک بار پھر اسے دیکھنے لگا جب ماضی کی ایک یاد کے بادل اس کی آنکھوں کے سامنے لہرائے۔

دو لڑکے اور ایک بچی ساحل پر کھیل رہے تھے اور ان کے ماں باپ دور بیٹھے مسکراتے ہوئے ان کو دیکھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد آہل کو اپنی ماں کی آواز سنائی دی۔

"جلدی سے تینوں آکر سینڈوچ کھالو۔" آہل نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو آحد وہاں تک ریس لگاتے ہیں۔" آحد جو دیکھنے میں بچی کا بھائی لگتا تھا آہل کے ساتھ آکر کھڑا ہوا اور گنتی شروع کی۔

"تین دو ایک۔۔" کہتے ہی وہ دونوں بھاگے اور ان کے پیچھے وہ بچی بھاگی آہل جیتنے کے قریب تھا جب اسے پیچھے سے اس کے چلانے کی آواز سنائی دی وہ ریس چھوڑ کر پیچھے بھاگا۔

"ارے کیا ہوا ایماء گری کیسے؟" اور ساتھ ہی اس کے کپڑے جھاڑنے لگا۔

"زیادہ زور سے تو نہیں لگی؟" حریم نے نفی میں سر ہلایا۔

"اچھا تو پھر اٹھو سب کے پاس چلیں۔" لیکن اس نے بنا کچھ کہے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر آہل کی طرف کیے اس نے مسکرا کر اس کا اشارہ سمجھ کر اسے گود میں اٹھالیا۔

"سب اتنی دور بیٹھے تھے میں کیسے جاتی آپ دونوں تو مجھے چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔"

"اچھا تو اسی لیے اتنی زور سے چلائی تھی کہ میں واپس آکر اٹھاؤں۔۔۔ڈرامے باز۔" کہتے ساتھ اس نے اس کی ناک دبائی وہ گردن پیچھے پھینک کر ہنس دی۔

شام کا وقت ہونے کی وجہ سے ساحل پر کسی جگہ دھوپ تھی کسی جگہ چھاؤں دھوپ میں جاتے ہی آہل کی بھوری آنکھیں شہد کا رنگ دیتی تھیں اور دھوپ سے نکل کر اپنے اصلی رنگ میں واپس آجاتی تھیں حریم چپ چاپ یہ سب دیکھ رہی تھی۔

"اوہ۔۔۔واؤوَ۔۔" وہ ایک دم پرجوش آواز میں بولی۔

"کیا ہوا؟" اس کے اچانک پرجوش ہونے پر آہل نے پوچھا۔

"آپکی آئیز۔۔۔۔۔ان کا دھوپ میں رنگ بدل جاتا ہے بالکل ہنی جیسا ہو جاتا ہے۔" وہ ایک دم پرجوش انداز میں بولا۔

"ہاہاہاہا۔۔۔آپ کو اچھی لگیں میری آنکھیں؟" اس نے اسکے گال کھینچتے ہوئے پوچھا۔

"بہت زیادہ اچھی۔۔"اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میری تو بس آنکھیں اچھی ہیں آپ تو پوری ہی کیوٹ ہو۔"کہتے ہوئے اس نے اسے سب کے ساتھ بٹھایا اور ایک سینڈوچ نکال کر اسے دیا۔

"وہ تو میں ہوں۔۔"اس کے انداز پر سب ہنس دیے۔

ماضی کے بادل چھٹے یادیں دھندلا گئیں وہ حال میں واپس آیا۔

مرے ہوئے لوگوں پر تو انسان صبر کر لیتا ہے لیکن ان کا کیا کریں جو زندہ ہوں اور اس کے باوجود آپ ان کو دیکھنے کو ترسیں۔۔

اس نے اپنی گاڑی کی چابی اٹھائی اور کمرے سے ایک عزم کے ساتھ نکل پڑا۔

آج پھر اس کی گاڑی اسی راستے پر رواں تھی آج پھر اس کی منزل وہی تھی۔

وہ اس گھر کے سامنے پہنچا گاڑی سے ایک کپڑا نکال کر چہرہ ڈھکا اس کے پاس آج بھی بارہ سال پرانی گیٹ کی چابی تھی لیکن کیا پتا آج وہ چابی اسے اس کے ماضی میں کھوئے رشتوں سے ملوانے کے لیے وہ دروازہ کھولے گی کہ نہیں۔۔

گیٹ کے پاس اس کی نظر دیوار پر لگی تختی پر پڑی جس پر میر ہاؤس لکھا تھا۔

اس نے اس پر ہاتھ پھیرا اور کپکپاتے ہاتھوں سے دروازے کو چابی لگائی کلک کی آواز سے دروازہ کھلا۔

وہ اندر داخل ہوا سب کچھ ویسا ہی تھا بس ایک غیر معمولی خاموشی تھی وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کے پیچھے اس گھر کے مکینوں پر کیا قیامت گزر چکی ہے۔

وہ سیڑھیوں سے اوپر گیا اسے یاد تھا کہ اس کا کمرہ کہاں ہے جسے دیکھ کر آج وہ یہاں آنے پر مجبور ہوا تھا۔۔

اس نے کمرے کے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا لیکن تب ہی اس کی نظر دروازے کے نیچے پڑی جہاں سے روشنی آرہی تھی یعنی وہ ابھی جاگ رہی ہے دوسری طرف کمرے کے اندر اندر حریم باہر کھڑے شخص سے بے خبر بیٹھی گلے میں بنا لاکٹ والی چین کو گھماتے آج آئے ان گلابوں کو دیکھتی اپنی سوچوں میں گم تھی۔

وہ دو قدم پیچھے ہٹا اور ساتھ والے کمرے میں داخل ہوا وہ آج بھی ویسا ہی تھا جیسا وہ بارہ سال پہلے چھوڑ کر گیا تھا بس وہ تصاویر غائب تھیں جو کبھی ان دیواروں کی زینت ہوتی تھیں۔

اس نے الماری کھولنی چاہی لیکن وہ لاکڈ تھی اسے یہ بات ٹھٹکی اسے معلوم تھا ٹول باکس کہاں ہوگا وہ ٹول باکس سے ہتھوڑا لے کر آیا اور پوری قوت سے الماری کے

لاک پر مارا۔

تالا ٹوٹ گیا۔۔تالا ٹوٹنے کی آوز پر ساتھ والے کمرے میں بیٹھی حریم چونکی۔

"یہ کیسی آواز تھی ؟یہ تو ساتھ والے کمرے سے آئی لیکن وہ تو گیسٹ روم ہے اور بابا تو گیسٹ کے لیے بھی وہ کمرہ نہیں کھلواتے ہمیشہ نیچے والا گیسٹ روم ہی دیتے ہیں مہمانوں کو۔۔۔۔۔۔پھر یہ آواز کیسی۔۔۔"اس نے دوبارہ سننے کی کوشش کی لیکن کوئی آواز سنائی نہیں دی۔

"اف۔۔۔میرا وہم ہی ہوگا ویسے بھی میں بہت وہمی ہوتی جارہی ہوں آج کل۔" کہتے ہوئے وہ آنکھیں موندے مال کے واقعے کے بارے میں سوچنے لگی۔

"آج کل سب کچھ کتنا عجیب ہو رہا ہے پہلے وہ شخص پھر آج یہ کیک اور پھول۔۔۔" وہ ایک بار پھر اپنی سوچوں میں ڈوب گئی۔

دوسرے کمرے میں کھڑے آہل نے الماری کھولی جس کے اندر اس کے بارہ سال پرانے کپڑے وہ تصویریں جو دیوار سے غائب تھیں سب پڑا تھا اور ساتھ ہی نئے کپڑے بھی تھے جو اس کے اب کے ناپ کے مطابق تھے۔

"یعنی چاچو آج بھی اس آس میں ہیں کہ میں واپس آؤں گا اس لیے میرے لیے ہر چیز لے کر رکھی ہے وہاں کچھ ریپڈ گفٹس بھی تھے جن پر ہیپی برتھ ڈے آہل لکھا تھا وہ

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایک ایک چیز کھول کھول کر دیکھ رہا تھا لیکن اسے یہ سمجھ نہیں آیا کہ چاچو نے یہ سب تالے میں کیوں رکھا ہوا ہے۔

فرقان صاحب جو حریم کو دیکھنے اسکے کمرے میں جا رہے تھے انہوں نے آہل کے کمرے کی بتی جلتی دیکھی دل میں کئی طرح کے خیالات آئے دھڑکتے دل اور کانپتے ہاتھوں سے انہوں نے دروازہ کھولا اور اندر چہرہ ڈھکے ایک آدمی کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔

"کون ہو تم؟" وہ پوری قوت سے چلائے ان کی آواز پر حریم باہر کو بھاگی۔

"چاچو۔۔۔۔۔" اس نے زیر لب کہا اور اس وقت یہاں سے نکلنے کا لائحہ عمل ترتیب دینے لگا۔

جاری ہے

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین